ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No2 2024

پاکستان میں نو مسلموں کے مسائل اور انکی فلاح و بہبود کے لیے قائم سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کا کردار

Problems of Muslim reverts in Pakistan and role of state and non-state institutions for their welfare.

Shahida Kalsoom: PhD scholar Department of Islamic Thought and Civilization, School of Social Sciences and

Dr. Hassan Shakeel Shah: Assistant Professor and Chairperson, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore, Pakistan.

@: hassan.shakeel@umt.edu.pk

Abstract:

This article is about social and financial issues of Muslim reverts in Pakistan and role of state and s non-state institutions. Muslim reverts face several issues and problems in embracing Islam and after conversion. This research will focus on computing the solution of problems being faced by Muslim reverts and analyze the performance of non-state institutions in this regard. This article will contribute to knowledge in terms of providing a focus on the new Muslim's welfare and development.

Key words: Muslim reverts, state and non-state institutions, problems of Muslim reverts.

ہر دور اور ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کی رہنمائی کیلئے نبی، رسول اور پیغمبر بھیجتا رہا ہے۔ اور ہر نبی کے ذریعے بھیجا جانے والا دین اسلام ہی تھا لیکن وہ کسی خاص قوم اور خاص دور کیلئے ہی ہوتا تھا۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ كَبُرَ عَلَي الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ۭ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ
يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ[1]

"اس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے) کا نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا وہ یہ کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا جس چیز کی طرف تم مشرکوں کو بلاتے ہو وہ ان کو دشوار گزرتی ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کرلیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اسے اپنی طرف راستہ دکھا دیتا ہے۔"

اسلام کے راستے میں پریشانیوں اور مصائب کا آنا کوئی نئی بات نہیں۔ جب انبیائے کرامؑ کو اللہ تعالیٰ نے توحید باری تعالیٰ کیلئے مبعوث فرمایا تو انہیں بھی بہت سے مظالم اور مصائب کو برداشت کرنا پڑا۔ اور اللہ کے دین کیلئے بڑی بڑی تکلیفوں اور صعوبتوں سے گزرنا پڑا۔ جیسا کہ حضرت نوحؑ کو بھی ان کی قوم نے جھٹلایا۔ آپؑ کے پیروکاروں کو بھی گھٹیا اور رذیل کہا اور آپؑ کو دیوانہ اور مجنوں قرار دیا۔ آپؑ کو سنگسار کرنے کی دھمکیاں بھی دیں[2]۔ اسی طرح حضرت زکریاؑ کو بھی یہودی مشرکین نے بہت ستایا جس پر وہ ان سے بچنے

---

[1] سورۃالشوریٰ13:42

[2] ابو الفدا،امام، ابنِ کثیر ،مترجم مولانا عطا اللہ ساجد، قصص الانبیاء، مکتبہ دار السلام،لاہور ، ص:82۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No2 2024

کیلئے شہر سے باہر نکلے تا کہ کہیں چھپ جائیں اور اپنی جان بچا سکیں۔ لیکن یہود نے ان کا پیچھا کیا۔ قریب ہی ایک درخت دیکھ کر آپؑ نے اس سے کہا کہ اے درخت! مجھے چھپا لے۔ درخت چر گیا اور آپؑ اس میں چھپ گئے۔ یہود نے اس درخت کو آرے سے کاٹ ڈالا یوں حضرت زکریاؑ کے جسم مبارک کے دو ٹکڑے ہو گئے[1]۔ طرح حضرت ہودؑ کو بھی ان کی قوم نے جھٹلایا اور طرح طرح کی اذیتیں دی۔ آپؑ کی دعوت و تبلیغ کو آپؑ کی حماقت کہا گیا۔ آپؑ کو معاذاللہ بے وقوف اور احمق کہنے سے بھی گریز نہ کیا[2]۔ حضرت صالحؑ نے جب بعثت و دعوت کا آغاز کیا تو کچھ لوگ ایمان لے آئے لیکن اکثریت نے کفر و تکذیب ہی اختیار کی۔ زبان و عمل سے حضرت صالحؑ کو تکالیف پہنچائیں اور آپؑ کو شہید کرنے کا پروگرام بنایا۔ حضرت ابراہیمؑ کو بھی بتوں کے انکار اور دعوتِ توحید کی وجہ سے طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالا گیا۔ جب کفار کے سارے حربے ناکام رہے تو انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کو جلانے کیلئے ہر ممکن جگہ سے ایندھن اکٹھا کیا اور آگ کا ایک بڑا الاؤ روشن کیا اور پھر ایک منجنیق کے ذریعے انہیں اس آگ میں پھینک دیا گیا[3]۔ حتٰی کہ حضرت لوطؑ، حضرت شعیبؑ، حضرت یونسؑ، حضرت موسیٰؑ و عیسیٰؑ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی اللہ کے دین کے راستے میں بے بہا آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔

جب کھلم کھلا دعوت اسلام کا سلسلہ شروع ہوا تو ایک دن حضور اکرم ﷺ بھی مسجد الحرام میں تشریف فرما تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختلف قبائل کے سامنے اسلام کو پیش کرنا شروع کیا تو مشرکین مکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ٹوٹ پڑے اور باقی مسلمانوں کو بھی بہت مارا گیا۔ انکو پاؤں کے نیچے روندا گیا۔ عتبہ بن ربیعہ فاسق حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور انکو تلے والے جوتوں سے مارنے لگا۔ وہ جوتے کو انکے چہرے پر ٹیڑھا کر کے مارتا تھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کودتا بھی تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتنا مارا کہ آپ کا چہرہ اور ناک سوجن کی وجہ سے پہچانا نہیں جاتا تھا[4]۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مشرکوں نے پکڑ کر آوارہ لڑکوں کے حوالے کر دیا۔ وہ انکو مکہ کی تپتی گلیوں میں گھسیٹتے پھرتے لیکن آپ رضی اللہ عنہ احد احد کہتے رہتے۔ ان کی پیٹھ پر لاٹھیاں برسائی گئیں۔ ٹھیک دوپہر میں جب سورج اپنے جوبن پر ہوتا ان کے سینے پر بھاری پتھر رکھ کر ان کا مالک انہیں دھوپ میں لٹا دیتا تاکہ وہ ہل نہ سکیں۔ ان کا کافر مالک امیہ کہتا کہ اسلام سے باز آ جاؤ ورنہ اسی طرح گھٹ گھٹ کر مر جاؤ گے[5]۔ حضرت عمّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کے والد اور والدہ نے اسلام قبول کرنے کے عوض بہت سی مشکلات برداشت کیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ساتھ مکہ کی پتھریلی زمین پر چل رہا تھا کہ میں نے دیکھا کے حضرت عمّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکے والدین کو دھوپ میں ڈال کر سزا دی جا رہی ہے تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں۔ ملعون ابو جہل نے حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شرم گاہ میں نیزہ مار کر ان کو شہید کر دیا۔ حضرت یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی انہی تکلیفوں میں شہید ہو گئے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیر مارا گیا[6]۔

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اسلام قبول کرنے کے بعد مشرکین نے بے پناہ اذیتیں دی۔ ان کو آگ جلا کر اس میں ڈالا جاتا اور پھر سینے پر پاؤں یا بھاری پتھر رکھ دیا جاتا تھا جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم پر کوڑھ کے زخموں جیسے نشان بن گئے تھے[7]۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے ناز و نعمت میں پلے تھے لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد جب آپ کی والدہ پر آپکا اسلام ظاہر ہوا تو ان کو گھر سے نکال دیا گیا اور تمام نعمتیں بھی چھین لی گئیں۔ مشرکین نے انہیں قید کر لیا اور آخر کار پہلی ہجرت کے موقع پر حبشہ چلے گئے۔ اور جب وہاں سے واپس آئے تو حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امیرانہ انداز غریبانہ حال میں بدلا ہوا تھا[8]۔ مندرجہ بالا

---

1 مفتی تقدس علی خان،مکاشفۃ القلوب، مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی، مئی 2014ء، ص: 41۔
2 ابو الفدا،امام، ابنِ کثیر،مترجم مولانا عطا اللہ ساجد، قصص الانبیاء، مکتبہ دارالسلام،لاہور، ص:112۔
3 ابو الفدا،امام، ابنِ کثیر،مترجم مولانا عطا اللہ ساجد، قصص الانبیاء، مکتبہ دارالسلام،لاہور، ص:135۔
4 ابو الفدا،امام، ابنِ کثیر،مترجم مولانا عطا اللہ ساجد، قصص الانبیاء، مکتبہ دارالسلام،لاہور۔
5 مبارکپوری ، مولانا صفی الرحمٰن ، الرحیق المختوم، مکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ پاکستان، مئی 2000ء، ص:128۔
6 محمد بن اسحاق بن یسار، ابو محمد عبدال ملک بن ہشام، سیرت النبیؐ ابنِ ہشام، مترجم سید یٰسین علی حسنی نظامی دہلوی، ادارہ اسلامیات پلشرز، بک سیلرز اینڈ ایکسپورٹرز لاہور، پاکستان، مئی 1994ء، ج:1، ص:318-317۔
7 https://youtu.be/xV7ehKVuF_M?si=zJSb_NlkgAcFavZu
8 قاضی محمدسلیمان، رحمۃ اللعالمین، مرکز الحرمین الاسلامی،میں ستیانہ روڈ فیصل آباد پاکستان، اکتوبر 2007ء، ص:83۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No2 2024

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سختیاں برداشت کرنا ہی مسائل کے اس سلسلے کا اختتام نہیں۔ان کے علاوہ بھی عہدِ نبوت کے دیگر نومسلموں جیسے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ،حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کی بہن حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا،حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ ،حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور ﷺ کے اہل خانہ حتیٰ کہ خود آپ ﷺ کو بھی مشرکین نے بہت زیادہ اذیتیں پہنچائیں۔مسلمانوں کو بہت زیادہ مارا پیٹا گیا اور بھوکا پیاسا رکھا گیا۔اسکے علاوہ معاشرتی تعلقات ختم کر کے قطع تعلقی بھی اختیار کی گئی۔گویا کہ نومسلموں کے معاشی و معاشرتی مسائل آغازِ اسلام سے ہی چلے آرہے ہیں۔

آفاق وانفس میں اس کی کافی نشانیاں موجود ہیں اور لادینیت و مادیت پرستی اگرچہ اپنے جوبن پر ہے تاہم دنیا میں جتنی بھی غیر مسلم قومیں ہیں جن میں یہودی،عیسائی،پارسی،ہندو ،اور سکھ وغیرہ شامل ہیں۔یہ سب کی سب دنیا کی تمام عیش و عشرت کے باوجود بے چین و بے قرار ہیں اصل میں دنیا کی یہ خوشیاں ان کے لیے بے معنی ہیں کیونکہ فطرت سلیم انسان کو اصل حقائق کی تلاش میں سرگرداں رکھتی ہے اور انسان ٹھوکریں کھا کھا کر حقیقی معبود کو پانے کی جستجو میں لگا رہتا ہے۔تلاشِ حق کا وہی جذبہ جس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ[1] کو فارس سے یثرب اور حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روم سے مدینہ طیبہ ہجرت کرنے اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ[2] کو خالی ہاتھ گھر سے نکلنے پر مجبور کیا اس دور میں بھی شیخ ضیاء الرحمٰن اعظمی[3] جیسی نامور شخصیات میں یہ جذبہ بدرجہ اتم موجود ہے۔جیسے آغازِ اسلام میں شہر مکہ اہلِ ایمان کے لیے آگ کا آلاؤ بنا رہا آج بھی یہودی،ہندو،عیسائی اور سکھ گھرانے راہِ حق اختیار کرنے والوں کے لیے امیہ بن خلف[4]،ابو جہل[5] اور ابو لہب[6] وغیرہ کا روپ دھارے ہوئے ہیں۔اگر کوئی غیر مسلم مسلمان ہوتا ہے تو اسے قید و بند،قتل واغوا اور دیگر معاشرتی و معاشی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اسلام قبول کرنے کے جرم ان کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔قبول اسلام کی پاداش میں اپنی جانیں قربان کرنی پڑتی ہیں۔آلام و مصائب اور آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ایک مسلمان یہ تمام مصائب و آلام اور شدید مشکلات برداشت کرتا ہے اور راہ حق پر ثابت قدم رہتا ہے کیونکہ اس کے سامنے انبیاء اور ان کے پیروکاروں کی زندگیاں ایک نمونہ و ماڈل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ[7]

"کیا تم خیال کرتے ہو کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ تمہیں وہ (حالات) پیش نہیں آئے جو ان لوگوں کو پیش آئے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں،انہیں سختی اور تکلیف پہنچی اور ہلا دیے گئے یہاں تک کہ رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائے تھے بول اٹھے کہ اللہ کی مدد کب ہو گی!سنو بے شک اللہ کی مدد قریب ہے۔"

پاکستان کے نومسلموں کی معاشی و معاشرتی مشکلات:

پاکستان کے نومسلموں کو جن معاشی و معاشرتی مشکلات کا سامنا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

---

1 مبارکپوری ، مولانا صفی الرحمٰن ، الرحیق المختوم، مکتبہ السلفیہ شیش محل روڈ پاکستان، مئی 2000ء، ص:128۔

2 *Muhammad Khavaas Khan,Tazkirah-i-Hazrat Salman Farsi,Hamidiyah Publishers,1976.*

3 *Ibne A.Shakoor, Hazrat Musab Bin Omair: Preacher of Islam, Adam publishers and Distributers.*

4 عرفان صدیقی،بلیریا گنج سے جنت البقیع تک،اردو ڈائجسٹ ستمبر 2020ء،ص:41۔

5 علامہ مسعود قادری،سیدنا حضرت بلال کے سو واقعات،اکبر بک سیلرز،اردو بازار لاہور۔

6 بخاری محمد بن اسماعیل،الجامع الصحیح،دارالسلام،ریاض،سعودی عرب1419ء۔

7 البقرة 214:2

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No2 2024

ایک غیر مسلم جب اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اسے گھر سے نکال دینے پر ہی اکتفاء نہیں کیا جاتا بلکہ وراثت اور جائیداد سے بھی عاق کر دیا جاتا ہے۔ ایک نو مسلم عبد اللہ (فرضی نام) نے بتایا کہ میرے والد کی وفات کے بعد میرے بھائیوں نے جو کہ ابھی تک عیسائی ہیں، مجھے میری وراثت دینے سے انکار کر دیا۔ جب میں نے عدالت کے ذریعے اپنی وراثت کے حصول کا دعویٰ کیا تو انہوں نے مجھے مارنے اور قتل کرنے کی دھمکی دی۔ اس وجہ سے میں آج اپنے 4 بچوں کے ساتھ ایک کرائے کے گھر میں رہنے پر مجبور ہوں[1]۔ ایک نو مسلم احمد (فرضی نام) سے بات چیت کرتے ہوئے پتا چلا کہ اس کے والوں نے بھی اس کا گھر کاروبار وغیرہ سب ہضم کر لیا۔ اب یہ بھی ایک کرائے کے چھوٹے سے گھر میں رہائش پذیر ہے۔[2]

ایک نو مسلم کو جن معاشی و معاشرتی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان میں کاروبار اور ملازمت کے مسائل بھی اہم ہیں۔ اسی طرح کے حالات سے نبرد آزما ہونے والے ایک نو مسلم جو کہ 27 مارچ 2004 کو عیسائیت سے اسلام کی طرف آئے۔ انہوں نے اپنی ایمان افروز داستان بیان کرتے ہوئے مختلف مسائل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے:

"میں سیونتھ ڈے ایڈوسٹ کے ادارے میں کام کرتا تھا۔ میرے دفتر کو میرے قبول اسلام کی اطلاع بذریعہ The daily nation, 3 April اخبار ملی۔ ڈائیریکٹر صاحب نے مجھے فوراً اپنے کمرے میں بلایا۔ میں نے خبر کی تصدیق کی۔ بغیر کوئی نوٹس دیے مجھے نوکری سے نکال دیا گیا اور گھر بھی بلا تاخیر خالی کرنے کا حکم دیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ تقریباً 80 ہزار روپیہ میری طرف نکال دیا اور مقدمہ درج کروا دیا۔ میں نے گھر کا سامان فروخت کر کے یہ رقم ادا کی جبکہ ملازمت سے بھی فارغ ہو چکا تھا۔ گھر کے معاشی حالات بدترین ہوتے گئے اور دیگر مسائل کا سامنا بھی ہوا۔

ایک نو مسلم محمد ریحان جو کہ مدرسہ بیت السلام ماتلی میں زیر تعلیم ہیں نے بتایا کہ میں بنیا خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ قبولِ اسلام سے قبل میرا نام رام جی تھا۔ میرا خاندان ایک کاروباری خاندان تھا لہٰذا میرے اور میرے خاندان کے مالی حالات بہت اچھے تھے۔ میں ایک پر تعیش زندگی گزار رہا تھا۔ میرا اپنا بھی موبائل فونز کا business تھا۔ قبولِ اسلام کے بعد مجھے یہ کاروبار چھوڑنا پڑا کیونکہ میرے خاندان والوں نے مجھے جبراً میرے موبائل فونز کے business سے فارغ کر دیا۔ جس کی وجہ میں مالی پستی میں چلا گیا۔[3]

جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں ان کے رشتہ دار انہیں ایذا پہنچانے کے ساتھ ساتھ ان کی جائیداد و املاک پر بھی قبضہ کر لیتے ہیں۔ ایسے المناک حالات میں ایک نو مسلم پر کیا گزرتی ہوگی اس بات کا ہم اندازہ نہیں لگا سکتے۔ اگر نو مسلم ایسی کمپنی یا ادارے میں کیام کر رہا ہو جو غیر مسلموں کی ہو تو وہاں سے اس کو نکال دیا جاتا ہے۔ ایسے میں اگر اسے فوری کوئی روزگار نہ ملے تو فاقے اس ک منتظر ہوتے ہیں۔ ایسے کئی واقعات ہیں کہ لوگوں نے اپنے گھر اور ساز و سامان بیچ کر گزارا کیا۔ عورتوں نے گھروں میں جا کر کام کیا اور مرد حضرات کام کیلئے مارے مارے پھرتے رہے۔

ادارہ بیت السلام ماتلی کے استاد قاری محمد یونس صاحب نے نو مسلموں کے معاشی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سندھ کے علاقوں میں رہنے والے ہندو بہت غریب اور وہاں کے زمینداروں کے مقروض ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ اکثر غیر تعلیم یافتہ اور غیر ہنر مند ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں عام چھوٹی موٹی مزدوری کے علاوہ کوئی اچھا روزگار میسر نہیں ہوتا۔ اکثر یہ غریب ہندو وہاں کے بڑے بڑے زمینداروں کے ہاں ان کی زمینوں پر کام کاج کرتے ہیں۔ ان کا معاوضہ انتہائی کم ہوتا ہے۔ جو ان کی بنیادی ضروریات زندگی کیلئے بھی ناکافی ہوتا ہے۔ نتیجہ کے طور پر یہ لوگ اپنے مالکوں سے قرض لے کر اپنی زندگی گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ جب یہ اسلام قبول کرنے کی خواہش کا اظہار

[1] 27 مارچ 2022، بروز اتوار، صبح 9:30 پر بالمشافہ ملاقات، بیت السلام، ماتلی۔
[2] 26 مارچ 2022، بروز ہفتہ، رات 9:45 پر بالمشافہ ملاقات، بیت السلام، ماتلی۔
[3] 26 مارچ 2022، بروز ہفتہ، رات 9:45 پر بالمشافہ ملاقات، بیت السلام، ماتلی۔

کرتے ہیں تو ان کے مالک ان سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں پہلے ہمارا قرض ادا کرو پھر اسلام قبول کرنا۔ اور کہیں پر تو ان کے مالک ان کو کسی طرح بھی اسلام کی طرف نہیں آنے دیتے۔ اسی طرح یہ ہندو اپنی نسلیں ان زمینداروں کی غلامی میں گزار دیتے ہیں۔[1]

لاہور کے ادارے جامعہ رحمت العالمین کے مہتمم محمد صفدر جو کہ پنجاب کے بھٹوں پر کام کرنے والے غریب عیسائی خاندانوں میں اسلام کی شمع جلانے کی کوشش کر رہے ہیں ،انہوں نے بھی اس بات کا ذکر کیا کہ بھٹوں پر کام کرنے والے عیسائیوں کو بھی ان کے کام کا معاوضہ بڑا ہی کم اور غیر مناسب دیا جاتا ہے۔ یہ لوگ اپنے بھٹہ مالکان سے قرض لے کر گزارا کرتے ہیں۔ جب ان کو اسلام کی دعوت دی جاتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ اگر ہم مسلمان ہو گئے اور دین سیکھنے لگ گئے تو ہمارا قرض کون دے گا؟ او ہم قرض سے اپنی جان کیسے چھڑائیں گے ؟[2]

دینِ اسلام مکمل عربی میں ہے۔ اور دین کا literature بھی عربی میں ہے۔ ایک نو مسلم جو عربی نہیں جانتا اس کیلئے دینِ اسلام کو سمجھنا مشکل ہے۔ وہ صرف translations سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ قبولِ اسلام کے بعد بنیادی دینی تعلیم کے حصول میں درپیش مسائل کی وجہ سے نو مسلم صرف کلمہ پڑھنے تک limited رہتے ہیں۔ ایسے نو مسلموں میں وہ جزبہ اسلام نظر نہیں آتا جو ایک نو مسلم میں ہونا چاہیے۔ بزرگ نو مسلم لوگوں کیلئے بھی کوئی مکمل ادارہ موجود نہیں ہے جس سے وہ اپنی دینی تعلیم پر focus کر سکیں۔

بعض اوقات طلبہ اپنے تعلیمی دور میں ہی اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ انہیں گھر سے نکال دیا جاتا ہے۔ گھر سے نکل جانے کے بعد ان کے پاس کوئی ایسا ذریعہ یا ادارہ نہیں ہوتا جہاں یہ اپنی تعلیم کو جاری رکھ سکیں۔ اس طرح قبولِ اسلام کے بعد انہیں دوسرے مسائل کے ساتھ شدید تعلیمی مسائل سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔ ایک نو مسلم طالب علم کی اگر منسب تعلیم و تربیت کی جائے تو وہ اپنے مقاصد حاصل کر لیتا ہے لیکن اگر اس پر بھی توجہ نہ دی جائے جیسے باقی نو مسلمین اور ان کے مسائل پر توجہ نہیں دی جاتی تو وہ بھی حالات سے دل برداشتہ ہو کر واپس پچھلے دین کی طرف پلٹنے کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی discontinue کر سکتا ہے۔ ایک عام student کو face problems کرنا پڑتی ہیں تو ایک Muslim revert ایک عام Muslim student سے زیادہ مسائل کا سامنا کرتا ہے۔ ان مسائل میں کتابیں، یونیفارم اور فیس وغیرہ شامل ہیں۔

کچھ female reverts ہیں جنہیں رہائش نہ ملنے کی وجہ سے وہ بیچاری مشکل سے زندگی گزار پاتی ہیں۔ ایسے میں تعلیم دوبارہ شروع کرنے کا کیسے سوچ سکتی ہیں۔ نو مسلموں کو پیش آنے والے مسائل میں سے ایک مسئلہ یہ ہے کہ female Muslim reverts کیلئے کوئی مکمل ادارہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ بے شمار مسائل کا سامنا کرتی ہیں۔

جب نو مسلم اپنے گھر والوں کے ظلم و تشدد کا شکار ہوتے ہیں تو تقریباً ہر نو مسلم کو گھر سے نکلنے اور ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ جب وہ اپنا آبائی گھر بار چھوڑتے ہیں تو سب کے سب نو مسلم رہائش و مکان کی سہولت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ نو مسلم محمد عدیل نے بتایا کہ جب میں نے گھر سے ہجرت کی تو میں لاہور کی سڑکوں کے فٹ پاتھوں پر سو کر گزارا کرتا رہا[3]۔ ہر نو مسلم کو قبولِ اسلام کے بعد رہائش و مکان کا مسئلہ درپیش رہتا ہے۔

جب کوئی غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو وہ بہت سے معاشی مسائل کا سامنا کرتا ہے۔ جن میں سے ایک مسئلہ یہ بھی کہ اس کے پاس کوئی پیسہ نہیں ہوتا اور وہ روزمرہ کھانے پینے اور گھر کی دیگر بنیادی ضروریات کو بھی پورا کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔ کیونکہ قبول اسلام کے بعد وہ روزگار، ملازمت اور والدین کی مالی مدد سے بالکل محروم ہو چکا ہوتا ہے۔

---

1 انٹرویو،26 مارچ 2022ء بروز اتوار ، بمقام مدرسہ بیت السلام ماتلی ، رات 9:34 ۔
2 محمد صفدر صاحب نو مسلم سے بالمشافہ گفتگو بمقام کاہنہ نو آہلوروڈ محسن کالونی لاہور، 24 دسمبر 2023 بروز ہفتہ شام 3:25
3 31 مئی 2024ء، بروز جمعہ،سہ پہر 3:26،موبائل فون پر رابطہ۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No2 2024

دنیا میں انسان کو ہر طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ زندگی کے ups and downs میں دکھ سکھ، خوشی، غمی اور دیگر معاملات پیش آتے ہیں۔ صحت، بیماری ہر انسان کے ساتھ لاحق ہوتی ہے۔ انسان بیمار بھی ہوتا ہے تو اللہ تعالی نے اس کی شفا و صحت یابی کیلئے اسباب پیدا کیے ہیں مگر ایک انسان جب اس کا کوئی آسرا نہ ہو، معاشی حالت بھی نہایت بری ہوں اور معاشرے کے لوگ بھی اس کے خلاف ہوں تو ایسے لوگ دعا کرتے ہیں یا تو کوئی مسیحا آئے اور ان کے دکھ درد کا مداوا کرے یا زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں دھنس جائیں۔

نومسلموں کو پیش آنے والے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ ان کے مسلمان ہونے کی حیثیت سے ان کے کاغذات کی تیاری کا ہے۔ پاکستان میں ان کاغذات کی تیاری ایک طویل عرصہ لیتی ہے۔ عام مسلمان کو تو ان مسائل کا اس طرح سے سامنا نہیں ہے جس طرح کے ایک نومسلم کو۔ ایک نومسلم کو اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دینے کیلئے پاکستان جو کہ خالصتاً اسلامی ریاست ہے، میں بھی بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ پاکستان کی حکومت کو چاہیے کہ وہ قوانین کو اس طرح سے ترتیب دے کہ یہ قوانین مشکلات کے بجائے آسانیاں پیدا کریں۔

جب بھی کوئی غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہوتا ہے تو اس کے خاندان والے بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ اسے واپس اسکے سابقہ مذہب میں لے آئیں۔ وہ اسے سمجھاتے ہیں، قید کرتے ہیں لیکن جب اس سب سے بات نہیں بنتی تو دھمکاتے ہیں مار پیٹ کرتے ہیں۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ اس پر تو کسی چیز کا اثر نہیں ہے تو وہ اسے جان سے مارنے کی سازشیں کرتے ہیں۔ محمد بلال (مکیش کمار) نے بتایا کہ جب میں نے ہندومت چھوڑ کر اسلام قبول کیا تو میرے گھر والوں نے نہ صرف میری مخالفت کی بلکہ مجھے شدید تشدد کا نشانہ بھی بنایا[1]۔ ایک نومسلم عبداللہ بتاتے ہیں کہ میں سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں۔ جب میں نے اسلام قبول کیا تو میرے گھر والے میرے خون کے پیاسے ہو گئے۔ انہوں نے مجھے خوب مارا پیٹا۔ میں اپنی جان بچا کر لاہور آ گیا لیکن انہوں نے تب بھی میرا پیچھا نہ چھوڑا اور مجھے مارنے لاہور آ گئے۔ لاہور میں انہوں نے میری دل بھر کر پٹائی کی جب انہیں یقین ہو گیا کہ میں مر گیا ہوں تو مجھے ایک ویرانے میں پھینک کر چلے گئے۔[2]

اسی طرح کے کئی اور واقعات پیش آتے ہیں مگر وہ منظر عام پر نہیں لائے جاتے۔ ایسے ہی گھر سے نکال دیے جانے والوں کو اگر کوئی حفاظت یا پناہ گاہ نہ ملے تو انہیں بہت مشکل پیش آتی ہے اور مسلمانوں کی طرف سے بروقت کوئی مدد نہ پہنچے تو دوبارہ اپنا مذہب اختیار کر لیتے ہیں۔

اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ایک نومسلم اپنے خاندان اور معاشرے سے بالکل کٹ جاتا ہے اور وہ ہجرت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ ہر نومسلم کو ہی گھر سے ہجرت کرنا پڑتی ہے جس سے وہ معاشرتی طور پر بالکل بے سہارا اور تنہا رہ جاتا ہے۔

ایک نومسلم کے لئے ایک بڑا معاشرتی مسئلہ یہ بھی ہے کہ قبول اسلام کی وجہ سے اس کا پورا خاندان اس سے مکمل بائیکاٹ کر لیتا ہے۔ اس کے والدین جن کیلئے وہ قبل از قبولِ اسلام جان سے بھی عزیز ہوتا ہے اسلام قبول کرنے بعد اس کو دشمنوں سے بھی برا تصور کیا جانے لگتا ہے۔ والدین اسے اپنی اولاد کہلوانے کے حق سے محروم کر دیتے ہیں۔ اگر والدین کا دل نرم ہو جائے اور وہ اپنی اولاد کی محبت میں ان سے اچھا سلوک کرنا چاہیں تو غیر مسلم برادری انہیں ایسا نہیں کرنے دیتی۔ ایک نومسلم محترمہ نے بتایا ہے کہ کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد جب گھر والوں کو بتایا کیا کہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے تو یہ سن کر والد بہت خفا ہوئے اور شدید غصہ میں بولے: "بکواس بند کرو یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟"۔ بہن بھائیوں نے بہت لعن طعن کیا۔ بہنیں کہتی تھیں کہ کبھی اس طرح بائبل کو تو سینے سے نہیں لگایا جس طرح قرآن کو لگاتی ہے۔ بھائیوں نے بلاک کر دیا اور یوں تمام گھر والوں سے قطع تعلقی ہو گئی۔ مجھے آج بھی نہیں معلوم کہ میرے والد اور بہن بھائیوں کے متعلق مجھے آج بھی معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں۔

---

[1] 26 مارچ 2022، بروز ہفتہ، شام 4:40 پر بالمشافہ ملاقات، بیت السلام ،ماتلی۔
[2] 20 فروری 2021ء، بروز اتوار، دوپہر 2:30 پر بالمشافہ گفتگو، غازی چوک، لاہور۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No2 2024

اکثر نو مسلموں کو اسلام قبول کرنے پر ذہنی و جذباتی تشدد کا مختلف طریقوں سے نشانہ بنایا جاتا ہے جیسے نو مسلمہ مدیحہ نے اپنے حالات بتاتے ہوئے کہا کہ جب میری والدہ کو میرے اسلام قبول کرنا کا شک ہوا تو ایک دن انہوں نے زور زور سے رونا اور چلانا شروع کر دیا کہ تم اسلام قبول نہ کرو۔ وہ اتنا چیخیں کہ میں نے وقتی طور پر ان سے کہا ٹھیک ہے میں اسلام قبول نہیں کر رہی اور اسی طرح ایک دن میری والدہ گیس والے چولھے کے پاس کھڑی ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ اگر تم نے اسلام قبول کیا تو میں اپنے آپ کو آگ لگا کر مر جاؤں گی۔[1] گزشتہ مذاہب کے بڑے مناسب پر فائض لوگوں کے ساتھ ساتھ چرچ اور مختلف این جی اوز بھی ہراساں کرتی ہیں۔ انہیں اغوا و قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ بعض کو تو اغوا کر لیا جاتا ہے۔ NGO's اور خفیہ ایجنسیاں ان نو مسلموں کے پیچھے لگ جاتی ہیں اور انہیں واپس گزشتہ مذہب میں لے جانے کیلیئے ہر طرح کا لالچ اور دیگر طریقوں سے کوشش کرتی ہیں۔ غیر مسلم نو مسلمین کو اسلام سے روکنے کیلیئے طرح طرح کے حربے استعمال کرتے ہیں۔

ایک نو مسلم کو واپس گزشتہ مذہب اختیار کرنے پر مجبور کرنے کیلیئے جن معاشرتی و معاشی مسائل سے گزرنا پڑتا ہے ان میں مقدمات کا زبردست طوفان بھی ہے۔ ایک نو مسلم کو اسلام سے منتشر کرنے کیلیئے ہی ایسے حربے استعمال کیے جاتے ہیں۔

نو مسلم محمد ریحان (سابقہ رام جی) نے زار و قطار روتے ہوئے اپنے عائلی مسائل بیان کیے کہ میں اپنی بیوی سے بہت محبت کرتا تھا۔ قبولِ اسلام کے بعد میں نے اسے دعوتِ اسلام دی تو اس نے انکار کر دیا۔ میں اپنی بیوی کو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا چنانچہ میں رو رو کر اور اس کے پاؤں پکڑ اسے اسلام میں آنے کی دعوت دیتا رہا لیکن وہ نہ مانی۔ میرے خاندان والے جو مجھ سے پہلے ہی سخت ناراض تھے انہوں نے بھی میری بیوی کی حمایت کی۔ میرے 2 بچے بھی تھے جو کہ ابھی چھوٹے تھے اور اسی وجہ سے مجھے میرے بچے بھی نہیں دیے گئے اور میری بیوی نے انہیں اپنے پاس رکھا۔ خاندان والے یعنی بہن بھائی تو چھوٹ چکے تھے اب مجھے اپنی شریکِ حیات کا سہارا بھی نہ رہا۔ میں آج بھی اپنی بیوی اور بچوں کی جدائی کے غم اور ان کی یاد میں تڑپتا ہوں۔ میں نے قبولِ اسلام کے بعد اسی امید میں ابھی تک دوسرا نکاح نہیں کیا کہ شاید اللہ میری بیوی کو بھی ایمان کی لذت عطا فرمادے۔ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری بیوی کو بھی مشرف بہ اسلام کرے تاکہ میرے ساتھ وہ بھی جہنم کی آگ سے بچ جائے۔[2]

نو مسلموں کے قبولِ اسلام کے بعد ان کی اولاد کیلیئے رشتے ناطے کے مسائل بھی ان کیلیئے ایک بڑی رکاوٹ بنتے ہیں۔ معاشرے میں ان کو وہ مقام و مرتبہ حاصل نہیں ہوتا جو کہ ایک عام باعزت شہری کو ہونا چاہیے۔ معاشرے میں ان کے مقام کی پیشِ نظر لوگ ان کے ساتھ رشتے نہیں کرتے۔ مسلم خاندان اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے رشتے نو مسلمین کے ساتھ نہیں کرتے۔ ان مسائل کی وجہ سے ان نو مسلمین کو بہت تکالیف کا سامنا ہوتا ہے۔ کچھ نو مسلمین کی بیٹیاں بغیر شادی کے ہی بوڑھی ہو جاتی ہیں جب کہ کچھ تو دل برداشتہ ہو کر اپنے پرانے مذہب میں واپس چلے جاتے ہیں۔ ایک نو مسلمہ سلمٰی (فرضی نام) نے اپنے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا میرا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ میری تین جوان بیٹیاں ہیں۔ میں نے اپنی بیٹیوں کے روشتوں کے بارے میں بہت سے لوگوں سے بات کی لیکن جیسے انہیں یہ پتا چلتا کہ یہ نئی نئی اسلام میں داخل ہوئی ہیں تو وہ فوراً رشتے سے انکار کر دیتے۔ اسی وجہ سے میری تینوں بیٹیاں ابھی تک نکاح سے محروم ہیں۔ یہ بیان کرتے ہوئے وہ رونے لگی اور کہا کہ تین جوان بیٹیوں کے ساتھ کرائے کے گھر میں رہنا کتنا مشکل اور تکلیف دہ ہے یہ میں ہی جانتی ہوں۔[3]

ایک عام مسلمان کیلیئے بھی حقارت آمیز القابات نہایت تکلیف کا باعث ہوتے ہیں تو پھر ایک نو مسلم کیلیئے جو کہ پہلے ہی سینکڑوں مسائل کا سامنا کر رہا ہوتا ہے حقارت آمیز القابات کسی زہریلے خنجر سے کم نہیں ہوتے۔ انہیں طنزاً دیندار، مصلی، چمار، مسیح کا لعنتی اور فقیر جیسے القابات سے پکارا جاتا۔ یہ القابات صرف غیر مسلم ہی نہیں بلکہ مسلم معاشرے کی طرف سے بھی دیے جاتے ہیں۔ جبکہ اسلام میں کسی کو اس کے نام کے علاوہ دوسرے ناموں سے پکارنا جائز نہیں۔ ایسے ہی مسائل سے دوچار ایک Muslim

[1] 3 دسمبر 2023ء، بروز اتوار، شام 9:15، موبائل پر گفتگو۔
[2] 23 جون 2024ء، بروز اتوار رات 11:30 پر فون پر بات چیت۔
[3] 26 مارچ 2022، بروز ہفتہ، رات 9:45 پر بالمشافہ ملاقات، بیت السلام ،ماتلی۔

revert اپنی آپ بیتی کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں: "میرا سارا خاندان عیسائی ہے۔ میں اکیلا مسلمان ہوا بعد میں میرا بڑا بیٹا اور بیوی بھی مسلمان ہو گئے۔ ہم نے اپنی رہائش شیخوپورہ سے لاہور کرایہ پر shift کرلی۔ جہاں ہماری رہائش تھی وہاں کی majority Christian تھی۔ جب انہیں ہمارے قبولِ اسلام کا پتا چلا تو انہوں نے ہمیں بے دین، بے ایمان، مسیح کا لعنتی، مصلی اور چمار جیسے القابات سے نوازا۔ جب بھی ان سے آمنا سامنا ہوتا تو وہ کہتے آپ نے حضرت مسیحؑ کی teachings کو چھوڑا ہے۔ اب آپ کے گھر پر نحوست طاری ہو گی۔ اس وجہ سے ہمیں بہت تنگ کیا جاتا۔[1]

ایک نو مسلمہ (نازیہ) نے بتایا کہ میں نے ایک مسلمان لڑکے کی محبت میں اسلام قبول کر لیا۔ اپنا مذہب عیسائیت چھوڑنے کی وجہ سے میرے والدین نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے اور دوسری طرف میرا مسلمان شوہر بھی صرف نام کا ہی مسلمان ہے۔ وہ بھی مجھے مار تا پیٹتا ہے۔ جبکہ ایک مسلمان کو اپنے بیوی کیلئے ایسا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔[2]

لاہور کے ایک شہری عبداللہ (فرضی نام) نے آج سے 3 سال پہلے اسلام قبول کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ انہوں نے اسلام کی سادگی سے متاثر ہو کر مسلمان ہونے کا سوچا۔ انہوں ے مزید بتایا کہ ان کے ساتھ ان کی بہن بھی مسلمان ہوئی۔ اول اول تو ان کی والدہ نے کسی کو نہیں بتایا لیکن جب وہ چرچ نہیں جاتے تھے تو لوگوں نے ان کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا۔ اس پر ان کی والدہ نے بتایا کہ ان کے بچے اسلام قبول کر چکے ہیں تو اسی وقت انہوں نے دونوں بہن بھائیوں کو تکلیفیں دینا شروع کر دیا۔ لوگوں نے بہت زور لگایا کہ وہ اسلام سے پھر جائیں۔ دلائل کے ساتھ ساتھ دھمکیاں بھی ملتی کہ اگر ہم اسلام سے نہ پھرے تو ہم اپنی جان سے ہاتھ دھو سکتے ہیں۔ اور بالآخر ہمارے کسی بھی طرح نہ ماننے کے نتیجے میں انہوں نے میری بہن کو kidnap کروالیا اور مجھے arrest کروا دیا۔ میں مسلمانوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے نہ صرف میری رہائی کروائی بلکہ میری بہن کے kidnap ہونے کی report بھی درج کروائی۔[3]

نو مسلموں پر جبراً قبول اسلام کے الزامات کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ غیر مسلم طاغوتی قوتوں، ایجنسیوں اور NGOs کی جانب سے کیا جانے والا محض ایک پروپیگنڈا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ میں نے اس تحقیق کے دوران ہر نو مسلم اور نو مسلمہ سے سوال کیا کہ کیا آپ کو کسی نے زبردستی یا جبراً اسلام قبول کروایا ہے؟ یا آپ نے کسی کے دباؤ میں آکر اسلام قبول کیا ہے؟ تو تمام نو مسلموں کا جواب ایک ہی تھا کہ ہم نے اپنی خوشی اور آزاد مرضی اور مکمل چھان بین کر کے اسلام قبول کیا ہے۔ کئی نو مسلموں نے کہا کہ مسلمانوں نے ہم پر جبر نہیں کیا بلکہ جبر تو ہم پر ہمارے اپنوں کی طرف سے کیا جاتا ہے جو ہمیں طرح طرح سے کفر پر رہنے مجبور کرتے ہیں۔

پاکستان میں نو مسلموں کے معاشی و معاشرتی مسائل کے تحفظ کے لیے ریاستی اور غیر ریاستی ادارے اور ان کا کردار:

نو مسلموں کے معاشی و معاشرتی مسائل ے تحفظ کیلئے جو ادارے ریاستی اور غیر ریاستی سطح پر کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

ریاستی ادارے اور ان کا کردار:

1. جامع مسجد داتا دربار لاہور
2. بادشاہی مسجد لاہور

جامع مسجد داتا دربار لاہور

[1] 10 ستمبر، 2020ء، بروز جمعرات ، دوپہر 1:00 بجے، بالمشافہ گفتگو، غازی چوک ، لاہور۔

[2] ملاقات بالمشافہ، بمقام مزنگ، لاہور، بتاریخ 25 جنوری 2012۔

[3] راشد خلیل، پاکستانی نو مسلموں کے سماجی مسائل اور اسلامی تعلیمات تحقیقی مقالہ برائے ایم-اے علومِ اسلامیہ، شعبہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب لاہور، 2012ء، ص:106

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No2 2024

کیونکہ پاکستان خالصتاً اسلامی ملک ہے۔اس میں مسلمان علماء و مشائخ اور صوفیاء کی دعوت و تبلیغ سے بھی بہت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔اپنے مذاہب کو چھوڑنے کہ وجہ سے ان کو مسائل کا سامنا تھا۔لہٰذا نومسلوں کی فلاح اور ان کو سہولیات فراہم کرنے کی ذمہ داری بھی اسی ادارے کو دے دی گئی۔اب یہاں پر شیخ مفتی محمد رمضان سیالوی صاحب خطیب کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔وہی نومسلموں کے معاملات کو دیکھتے ہیں اور انہیں سندِ اسلام جاری کرتے ہیں۔سیالوی صاحب نے بتایا کہ سب سے پہلے نومسلموں سے ایک اشٹام پیپر پر حلف نامہ (affidavit) لیا جاتا ہے جس میں وہ واضح کرتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ اسلام کو انہوں نے اپنی آزاد مرضی اور خوشی سے بغیر کسی جبر کے قبول کیا ہے۔اس کیلئے ان کو دو گواہ بھی پیش کرنا ہوتے ہیں۔جب وہ حلفیہ بیان لے کر آتے ہیں تو عموماً انہیں جمعہ کا دن دیا جاتا ہے اسکام کیلئے۔اور جب وہ جمعہ کو آتے ہیں تو پھر ہم ان کو publically کلمہ شہادت پڑھاتے ہیں۔اس وقت ان کی counselling کیلئے ایک meeting بھی منعقد کی جاتی ہے۔اس meeting میں ان سے اسلام قبول کرنے کے مقاصد پر بھی بات کی جاتی ہے۔ان مقاصد اور اسلام کی تعلیمات کے مطابق ان کی رہنمائی بھی کی جاتی ہے۔اگر ان کو کسی مالی امداد کی فوری ضرورت ہو تو باقاعدہ طور پر انہیں کچھ اسلامک ویلفیئر آرگنائزیشنز کی طرف refer کر دیتے ہیں۔اس ادارہ میں کئی غیر ملکی case بھی ہوتے ہیں مثلاً جون 2023ء میں ایک فلپائینی عورت آئی تھی۔اس سے پاسپورٹ کی کاپی، جو شخص اس کو لے کر آیا تھا اس کے شناختی کارڈ کی کاپی اور ان سے بیانِ حلفی اور اس پر گواہیاں درج کی اور باقاعدہ پھر سرٹیفیکیٹ یعنی سندِ اسلام اس کو جاری کر دی۔اور شیخ رمضان صاحب کے بطورِ خطیب ہونے سے اب تک 36 لوگوں کو سندِ اسلام جاری کی جا چکی ہے۔اس کے پہلے کی تعداد کچھ اور ہو گی۔جامعہ مسجد داتا دربار کے تمام انتظام و انصرام حکومتِ پاکستان اور حکومتِ پنجاب کی ذمہ داری ہے۔[1]

بادشاہی مسجد لاہور

آج سے 40 سال پہلے سید عبدالخبیر آزاد کے والد مرحوم سابق خطیب بادشاہی مسجد لاہور مولانا سید عبدالقادر آزاد نے اس شعبہ تبلیغ کی بنیاد رکھی تھی۔یہ شعبہ تبلیغ و اشاعت کے حوالے سے بہت مؤثر کردار ادا کر رہا ہے۔جس میں اسلام میں آنے والے نومسلم حضرات و خواتین اور خاندانوں کو مختلف کتب فراہم کی جاتی ہیں تاکہ وہ اسلام کو سمجھ سکیں۔جن میں تعلیم الاسلام، اکارنِ اسلام اور طریقہ نماز کی کتب شامل ہیں۔اس بات کو بھی مقدم بنایا جاتا ہے کہ وہ نومسلم اپنے علاقے کے امام سے ملیں اور اسلام کے بنیادی اصول سیکھنے میں امام صاحب سے رہنمائی حاصل کریں۔ان کو مسلمان کرنے کے بعد انہیں محکمہ اوقاف بادشاہی مسجد کی طرف سے government سے منظور شدہ certificate جاری کرنا ہے۔یہ certificate نومسلموں کے قبول اسلام کا ثبوت ہوتا ہے۔سندِ اسلام یعنی certificate جاری کرنے سے پہلے ان نومسلموں کی verification کی جاتی ہے۔Verification کے دوران ان سے پوچھا جاتا ہے کہ وہ کہاں سے آئے ہیں؟ ان کے قبولِ اسلام کی وجہ کیا ہے؟ کیا وہ اپنی خوشی اور رضا سے اسلام قبول کر رہے ہیں؟ کیونکہ اسلام کسی بھی شخص کو جبراً تبدیلی مذہب کی ترغیب نہیں دیتا۔Verification کے بعد ان نومسلمین کے اپنی مرضی سے اسلام قبول کرنے کا ایک اشتہار دیا جاتا ہے۔نومسلمین اشتہار کے ساتھ اشٹام بھی لے کر آتے ہیں جو اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ اپنی مرضی اور خوشی سے اسلام قبول کر رہے ہیں نہ کہ کسی کے دباؤ میں آکر۔پاکستان کے نومسلموں کو cerificate جاری کرنے سے پہلے ان کے شناختی کارڈ سے ان کی شناخت کی جاتی ہے۔غیر پاکستانی نومسلموں کی شناخت ان کے passport سے کی جاتی ہے۔تمام تصدیق کے بعد نومسلموں کو certificate دے دیا جاتا ہے۔[2]

غیر سرکاری ادارے اور ان کا کردار:

[1] 28 نومبر 2023ء ،بروز منگل،دوپہر 12:00 بجے ، مولانا محمد رمضان سیالوی صاحب سے ملاقات بالمشافہ، بمقام جامعہ مسجد داتا دربار لاہور۔
[2] 2 مارچ 2024ء بروز دوپہر 1:21 پر ملاقات بالمشافہ، بمقام بادشاہی مسجد لاہور۔

1) ادارہ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن سینٹر فار نیو مسلمز لاہور

2) ادارہ بیت السلام ماتلی

3) نیو مسلم ویلفیئر ایسوسی ایشن ٹرسٹ عمر کوٹ چھور کینٹ (اسلام آباد کالونی)

4) انوار ختم نبوت ٹرسٹ راج گڑھ لاہور

5) النور ریفارمنگ سنٹر اسلام آباد

ادارہ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن سینٹر فار نیو مسلمز لاہور

ادارہ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن سینٹر فار نیو مسلمز لاہور نو مسلموں کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑنے کی بجائے زندگی کے تمام معاملات میں مدد کرتا ہے تاکہ یہ نو مسلم افرا زندگی کی دوڑ میں عام مسلمانوں اور معاشرے سے پیچھے نارہ جائیں اور معاشی، معاشرتی، دینی، تعلیمی حتّٰی کہ ہر ممکنہ سہولت فراہم کرتا ہے۔2019ء میں 46 خاندانوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ ادارہ کی تبلیغی خدمات کا اثر ہی ہے کہ غیر مسلم افراد اپنے باطل مذاہب کو چھوڑ کر تیزی سے حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ اسلام قبول کر لینے کے بعد نو مسلموں کو معاشی و معاشرتی طور پر بہت سے مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ جیسے ان کے اپنے والدین اور خاندان والے انہیں گھروں سے نکال دیتے ہیں، انہیں جان سے مار دینے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں، ان پر طرح طرح کے مقدمات کر دیے جاتے ہیں، ان کی تعلیم رک جاتی ہے، زندگی کی عام گزر بسر بھی نہایت مشکل ہوتی ہے وغیرہ۔ ادارہ اس سلسلہ میں نو مسلموں کی حفاظت کرنے کا ذمہ لیتا ہے خواہ اس کیلئے کورٹ کچہریوں کے لاکھ چکر کیوں نہ لگانے پڑیں۔ ادارہ نو مسلموں کے خلاف درج جھوٹے مقدمات سے بھی نو مسلموں کو بری کروا کر عزت و آبرو سے رہنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ ایسے نو مسلم جو ابھی طالب علم ہوتے ہیں اور ان کی تعلیم اسلام میں داخل ہونے کے بعد منقطع ہو جاتی ہے ادارہ ان کی تعلیم کو دوبارہ سے شروع کروا کر انہیں ایسا ماحول فراہم کرتا ہے جس میں رہ کر وہ بہترین انداز میں اپنی تعلیم مکمل کر سکیں۔ بہت سے نو مسلم اپنی فیملی یعنی بیوی بچوں کے ساتھ اسلام قبول کرتے ہیں۔ ان کی کفالت کے ساتھ ساتھ انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کا بیڑا بھی ادارہ نے اٹھایا ہوا ہے۔ نو مسلم نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جو شادی کی عمر کو پہنچ چکے ہوتے ہیں، ادارہ مناسب رشتے دیکھ کر ان تمام نو مسلم نوجوان لڑکے لڑکیوں کی شادی کروا دیتا ہے۔ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن کی بہت سے موضوعات پر کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں "اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق" اور "البرھان" نام کی کتب کو بہت مقبولیت حاصل ہے۔ گویا کہ ادارہ اسلامی لٹریچر کی اشاعت بھرپور انداز میں کر رہا ہے، ادارہ کے تحت تقابل ادیان پر سیمینار ترتیب دے کر منعقد کیے جاتے ہیں۔ ادارے نے کئی کتابچے جاری کیے ہین جن میں اسلام پر کیے جانے والے اعتراضات کے مدلل جوابات پیش کیے ہیں جن کی غیر مسلوں کی جانب سے تردید نہیں کی جاسکی۔ اسکے علاوہ زبانی تبلیغ اور تقریری صورت میں بھی کام جاری ہے۔ تاکہ غیر مسلوں میں دعوت و تبلیغ کے سلسلہ کو جاری رکھا جاسکے۔[1]

ادارہ بیت السلام ماتلی

قاری یونس صاحب نے بتایا کہ صوبہ سندھ کے یہ اضلاع اور شہر جن میں ضلع بدین، میرپور خاص، تھرپارکر، ٹنڈو غلام علی، ڈگری، شہدادپور، سانگھڑ، ماتلی اور چھور وغیرہ شامل ہیں، ان میں غیر مسلم خصوصاً ہندو کافی تعداد میں رہتے ہیں۔ ادارہ بیت السلام ماتلی کے زیر اہتمام علماء سندھ کے تمام ہندو اکثریت والے علاقوں میں ہندوؤں کے گھر جاتے ہیں۔ ان سے اچھے اخلاق اور حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ ان کی مالی معاونت کرتے ہیں اور تحفے تحائف دیتے ہیں۔ جب وہ لوگ ان سے مانوس ہو جاتے ہیں تو انتہائی میٹھے انداز میں ان کے سامنے دینِ اسلام کو پیش کیا جاتا ہے۔ ان میں سے اکثر لوگ غربت، جہالت اور ہندوانہ ذات پات کے نظام میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان کی تھوڑی سی رہنمائی اور دل جوئی کرنے پر بخوشی اسلام قبول کرنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ جب یہ اسلام قبول کرنے کیلئے رضامند ہو جاتے ہیں تو انکے لئے ادارہ میں قبول اسلام کی ایک تقریب منعقد کروائی

---

[1] انٹرویو عبدالوارث گِل، 20دسمبر 2019ء، بروز جمعہ، ملاقات بالمشافہ۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No2 2024

جاتی ہے۔اس تقریب میں شرکت کیلئے ان ہندو خاندانوں کو ادارہ اپنی گاڑیوں کے ذریعے لانے اور لے جانے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ایک ہی تقریب میں کئی خاندان اور سینکڑوں ہندوؤں کو کلمہ شہادت پڑھا کر اسلام قبول کروایا جاتا ہے۔جب سارے اسلام قبول کرنے خواہشمند تمام ہندو ادارے میں پہنچ جاتے ہیں تو ان کو اسلامی شریعت کے مطابق ختنے و غسل کروایا جاتا ہے۔ غسل کروانے کے بعد ان کے ہندوانہ لباس کہ جگہ ان کو یہ نیا اسلامی طرز کا لباس پہنایا جاتا ہے۔طہارت کے بعد کلمہ شہادت پڑھا کر انہیں اسلام قبول کروادیا جاتا ہے۔ایسے مسلمان جن کو قبول اسلام کی سورت میں کسی کیس وغیرہ کا سامنا کرنا پڑے اس صورت میں ادارہ کیس لڑنے میں ان کی پوری معاونت کرتا ہے۔اس کے علاوہ قبول اسلام کے بعد ان کے شناختی کارڈ اور دیگر کاغذات کی تیاری کا کام بھی ادارہ خود کرواتا ہے۔جن نومسلموں کو ان کے گھر والے گھروں سے ہجرت پر مجبور کر دیتے ہیں۔ان ے تحفظ ،رہائش اور دیگر معاملات کو بھی ادارہ کی معاونت سے حل کیا جاتا ہے۔ان کو معاشی طور پر مستحکم کرنے کیلئے ان کے قرض ادا کر کے انہیں مختلف کاروبار، اور نوکریاں دلوانے کا اہتمام بھی ادارہ کرتا ہے۔ یہ ادارہ باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔اس ادارے میں نومسلموں کے متعلق ہر طرح کا تحریری ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ ادارہ تمام نومسلموں کو سندِ اسلام بھی جاری کرتا ہے۔نومسلموں کو ایک باوقار زندگی کے حصول کیلئے سند پر باقاعدہ یہ تحریر کیا جاتا ہے کہ یہ سند بھیک مانگنے کیلئے استعمال نہیں ہو گی۔[1]

نیو مسلم ویلفئر ایسوسی ایشن ٹرسٹ عمرکوٹ چھور کینٹ (اسلام آباد کالونی)

نیو مسلم ویلفئر ایسی سوسی ایشن ٹرسٹ عمرکوٹ چھور کینٹ (اسلام آباد کالونی) خالصتاً نومسلموں کی تعلیم و تربیت اور دیکھ بھال کا اداراہ ہے جو مخیر حضرات اور اللہ کے فضل و کرم سے حسبِ توفیق نومسلموں کے لئے بہت سی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔نیو مسلم ویلفئر ایسی سوسی ایشن ٹرسٹ عمرکوٹ چھور کینٹ کی سرپرستی پاکستان کے معروف دینی ادارے دارالعلوم الحسینیہ شہدادپور کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری عبدالرشید رحیمی صاحب دامت برکاتہم فرمارہے ہیں۔اسلام قبول کرنے والے نومسلم حضرات کو چار ماہ تک "اسلام آباد مرکز" میں رکھ کر کورس پڑھایا جاتا ہے۔اس کورس کو "تربیتی نصاب" کے عنوان سے تجربہ کار مفتیانِ کرام کی نگرانی میں کتابی شکل میں مرتب کیا گیا ہے۔ اندرونِ سندھ اور صحرائے تھر کے بے وسائل علاقے میں شعبہ تعمیرِ مساجد کے عنوان پر دور دراز علاقوں میں جامعہ دار لعلوم القاسمیہ و ادارہ ابوالمسلم ویلفئیر اسوسی ایشن کے زیرِ نگرانی کئی مساجد تعمیر کی جاچکی ہیں اور کافی مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔اسی طرح ماند ھل بالیپونہ، آہوری، پٹھان کالونی، الرحیم کالونی میں ہینڈ پمپ لگوا کر پیاسی انسانیت کیلئے میٹھے صاف پانی کی فراہمی کا بیڑا اٹھایا جو کہ ابھی تک جاری و ساری ہے۔ اسلام آباد میں ایک مدنی دار الشفاء کے نام سے ڈسپنسری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔جس میں نومسلم حضرات اور گردونواح کے غریب و نادار لوگوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ اسلام آباد کالونی میں نومسلم بچیوں اور مستورات کے لیے مدرسہ البنات قائم کیا گیا تاکہ وہاں یہ نومسلم خواتین تعلیم سے آراستہ ہوسکیں۔ فراہمی روزگار کے تحت نومسلم حضرات کو تعلیم و تربیت سے فراغت کے بعد ادارہ کی طرف سے محدود وسائل ہونے کے باوجود معقول روزگار مہیا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔مثلاً ٹھیلا، گدھا گاڑی، سلائی مشین اور بکریاں وغیرہ۔نیو مسلم ویلفئیر ایسوسی ایشن کی طرف سے زلزلہ ہو یا سیلاب، قحط سالی ہو یا مصیبت و تکلیف غرض ہر موقع پر دکھی انسانیت کی خدمت کا فریضہ ادارہ کی اولین ترجیح ہے۔ عید ریلیف پروگرام کے تحت ادارہ نیو مسلم کے زیرِ اہتمام نومسلم واولڈ مسلم بستیوں میں بسنے والے غریب لوگوں میں عید الفطر کے موقع پر راشن، آٹا، گھی، چینی، کپڑے و دیگر اشیاء تقسیم کی جاتی ہیں۔مرکز اسلام آباد میں اب تک 37 مکانات تعمیر کے گے ہیں۔جن میں نومسلم خاندان آباد ہیں۔یہ گھر دو کمروں، برآمدہ، باورچی خانہ، غسل خانہ، ہینڈ پمپ اور چاردیواری پر مشتمل ہوتا ہے۔ اجتماعی قربانیاں کی جاتی ہیں۔نومسلم حضرات کیلئے اہلِ خیر حضرات کی جانب سے جانور دیے جاتے ہیں۔ادارہ کی جانب سے تقریباً 4 اضلاع میرپور خاص، ٹنڈوالہیار، بدین اور عمرکوٹ میں ہر نومسلم کے گھر تک باقاعدہ گوشت پہنچایا جاتا ہے۔ اسلام آباد کالونی میں اب تک بیشتر نومسلم جوڑوں کا نکاح کروایا گیا ہے اور فی جوڑے کو ادارہ کی طرف سے تقریباً 50،000 /- کی مالیت کا جہیز دیا گیا ہے تاکہ یہ لوگ

---

[1] 26 مارچ 2022ء ، بروز اتوار قاری یونس صاحب سے بالمشافہ ملاقات و بات چیت،سندھ ماتلی۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No2 2024

احساسِ محرومی میں مبتلانہ ہوں۔ نومسلم خواتین کے لیے ووکیشنل ٹریننگ سینٹر قائم کیا گیا۔ جن میں سلائی کڑھائی کا کام ماہر لیڈیز ٹیلر کی نگرانی میں سکھایا جاتا ہے۔ تا کہ گھر بیٹھے حلال رزق کا حصول آسان ہو جائے۔ اس سے اب تک کئی نومسلم خواتین وطالبات تربیت حاصل کر چکی ہیں۔[1]

انوار ختم نبوت ٹرسٹ راج گڑھ لاہور

یہ ادارہ خالصتاً دینی و تبلیغی ادارہ ہے۔ اس ادارہکی تبلیغی اور اصلاحی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔ انوار ختم نبوت ٹرسٹ نے ایک شاندار علمی اور فکری شعبہ قائم کیا ہے جس میں دعوت اسلام کی راہوں اور اصولوں کو سمجھانے اور پھیلانے کے لئے مختلف تدابیر انتہائی محکم اور ترتیب شدہ ہیں۔ انوار ختم نبوت ٹرسٹ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظات اور قادیانیت کی فتنے سے عوام کو آگاہ کرنے کے لئے ایک مضبوط شعبہ نشرواشاعت قائم کیا ہے۔ اس شعبے میں مختلف لٹریچر، کتب، اور ایک باقاعدہ ماہانہ رسالہ "انوار ختم نبوت" شائع کیا جاتا ہے۔ انوار ختم نبوت ٹرسٹ کا ویب چینلHD channel 63کے نام سے معروف ہے، جوfacebook ، youtube، اور دیگر social media platformsپر بھی فعالیت دکھارہاہے۔ **قرآنی مکاتب:** انوار ختم نبوت ٹرسٹ نے مختلف علاقوں میں، جیسے لاہور اور چناب نگر، قرآنی مکاتب قائم کی ہیں جہاں ہزاروں بچے اور بچیاں قرآنی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ یہ شعبہ مکاتب قرآنی تعلیم کے علاوہ ان کے عقائد اور ایمان کی حفاظت کا انتظام بھی کررہاہے۔ ٹرسٹ نے طلباء وطالبات کے لئے اسکول، کالج، یونیورسٹی اور دیگر تعلیمی اداروں کی فیسوں، کتابوں، یونیفارم، اور اسٹیشنری جیسی اخراجات میں مدد فراہم کرنے کے لئے معاونت فراہم کی ہے۔ اس کا مقصد طلباء وطالبات کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے۔ ٹرسٹ نے نادار لوگوں کو ہنر مند بنانے کے لئے الیکٹریشن، پلمبر، IT کورسز، ڈیجیٹل مارکیٹنگ اور فری لانسنگ جیسی فنی تعلیم وتربیت دینے کا اہتمام کیا ہے۔ اس کا مقصد غیر تعلیم یافتہ لوگوں کو یہ تمام مہارتیں حاصل کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے۔ ٹرسٹ نے پاکستان کے مختلف شہروں میں ختم نبوت کورسز کا اہتمام کیا ہے جو مختلف ادوار میں مختلف اوقات میں ہوتے ہیں۔ ان کورسز میں قرآنی تعلیم کے علاوہ مختلف موضوعات پر تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کا مقصد عوام کو اہم اسلامی معلومات فراہم کرنا اور ان کو معاشرتی اور دینی بحرانات کا موازنہ کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے۔ انوار ختم نبوت ٹرسٹ کا شعبہ کفالت نومسلمین معاشرتی اور معاشی بحرانات سے متاثرہ قادیانی نادار مفلس لوگوں کی مدد فراہم کرتا ہے۔ ٹرسٹ نے شعبہ تقسیم راشن کے ذریعے تمام مفلس نومسلمین کو راشن فراہم کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ قبول اسلام کے بعد نومسلم بچے بچیوں کو قادیانی لابی کے ایماء پر سماجی و معاشی تنہائی کا شکار کر کے جب ارتداد پر مجبور کیا جاتا ہے تو انوار ختم نبوت ٹرسٹ اپنے نومسلم بھائی اور بہنوں کے لئے نکاح کا انتظام کرتا ہے۔ ٹرسٹ کی مدد سے اب تک بیسیوں نومسلمین مرد وخواتین کو رشتہ ازواج میں منسلک کر دیا گیا ہے۔ ادارہ کی جانب سے بہت سے لڑکوں کو رکشوں اور خواتین کو سلائی مشین فراہم کی ہیں۔ بہت سے لوگوں کو اپنا کاروبار کرنے کیلئے قرضہ جات بھی دیے جاتے ہیں۔ پڑھے لکھے نومسلموں کوprivate sector میں ملازمتوں کے حصول میں بھی مدد کرتا ہے۔ قبولِ اسلام کے بعد نومسلمین پر قادیانیوں کی جانب سے سماجی و معاشی بائیکاٹ کے ساتھ جھوٹے مقدمات بھی قائم کیے جاتے ہیں۔ انوارِ ختم نبوت ٹرسٹ ایسے دکھی افراد کیلئے قانونی چارہ جوئی کر کے بذریعہ عدالت بھاری اخراجات برداشت کر کے ان کے اہلِ خانہ کو بازیاب کرا کر پیاروں سے ملواتا ہے۔ انوارِ ختمِ نبوت ٹرسٹ کی طرف سے مستحق افراد میں نقد وظائف تقسیم کیے جاتے ہیں۔ چناب نگر کی مسلم آبادی کی بیوائیں، یتیم بچیاں اور غریب خواتین مالدار قادیانیوں کے گھروں میں انتہائی کم معاوضے کے عوض کام کاج کرنے پر مجبور ہیں۔ انوارِ ختمِ نبوت ٹرسٹ ایسی خواتین کی ماہانہ معاونت کرتا ہے۔ چناب نگر میں گزشتہ 67 سالوں سے غریب مسلمان قربانی کے نام پر قادیانیوں کا حرام ذبیحہ کھانے پر مجبور تھے۔ انوارِ ختمِ نبوت ٹرسٹ 2015ء سے عین قادیانیت کے گڑھ چناب نگر کے ساتھ ملک کے دیگر صوبہ جات میں بھی اجتماعی قربانی کا اہتمام کرتا ہے جس کے تحت ہزاروں خاندانوں کو گوشت کی تقسیم کی جاتی ہے۔ انوار ختم نبوت ٹرسٹ نے مختلف کنوؤں میں تعمیر مکمل کر کے خاص طور پر سندھ

[1] 20 نومبر 2023ء، بروز پیر،دوپہر 2:15 پر وٹس ایپ پر مولانا یعقوب نعمانی سے گفتگو۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No2 2024

کے مختلف مقامات میں آب کے منافع فراہم کیے ہیں۔ چناب نگر میں 20 گھروں میں ہیڈ پمپ اور سندھ کے مختلف علاقوں میں لاکھوں روپے کی مالیت کے واٹر ملٹر یشن پلانٹ کی تنصیب مکمل ہو چکی ہے، جس سے ہزاروں افراد کو صاف پانی کی سہولت مل رہی ہے۔[1]

النور ریفارمنگ سینٹر

ادارہ نو مسلموں کو معاشی طور پر بھی مستحکم کرنے کیلئے اقدامات کرتا ہے۔ اور معاشرتی طور پر بھی شادی اور نکاح کا انتظام کر کے ان کو معاشرتی استحکام عطا کرتا ہے۔ اور تعلیم و دروس اور تربیت کے مختلف پروگرامز کے ذریعے مسلم معاشرے میں بھی ان نو مسلموں کو شریک سفر کے طور پر اپنانے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ ادارہ نے کچھ وکلاء پر مشتمل ایک ٹیم بھی تشکیل دے رکھی ہے۔ یہ ٹیم نو مسلموں کے قانونی مسائل کیلئے عملی اقدامات کرتی ہے۔ اس ادارہ میں ایک شعبہ اشاعتی کاموں کیلئے فرائض انجام دے رہا ہے۔ یہ ادارہ ایسی کتب اور علمی مواد شائع کرتا ہے جس میں غیر مسلمین کے مسائل اور ان کے حل کے حوالے سے عوام الناس میں آگاہی اور شعور بیدار کرتی ہیں۔ ادارہ نو مسلموں کو کو علاج معالجہ کی سہولیات بھی فراہم کر رہا ہے۔ ادارہ ابھی رجسٹرڈ نہیں ہے۔ تاہم ادارہ کو مزید مؤثر اور فعال بنانے پر کام جاری ہے۔ لہٰذا آنے والے وقت میں اس کی رجسٹریشن کا کام بھی مکمل کر لیا جائے گا۔ تمام پاکستانی مسلمان ادارہ کیلئے معاونت سے بھرپور رویہ رکھتے ہیں۔ ان کی معاونت سے ہی ادارہ کام کر رہا ہے۔ ادارہ ھذا بنانے کا مقصد یہ تھا کہ دعوتِ اسلام کے نتیجے میں اسلام قبول کرنے والوں کی دینی تعلیم و تربیت کی جائے، ان کی فلاح و بہبود کیلئے عملی اقدامات کیے جائیں اور نو مسلموں کیلئے ماہانہ اور سالانہ بنیاد پر تقریبات منعقد کرائی جائیں۔ ان تقریبات میں نو مسلموں کے ساتھ ساتھ پیدائشی مسلمانوں کو شرکت کی دعوت دی جائے۔ جس سے ان کا آپسی خلاء دور ہو سکے اور باہمی گفتگو سے نو مسلموں کے مسائل کا حل بھی تلاش کیا جا سکے۔[2]

نتائج:

پاکستان میں نو مسلموں کو متعدد مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جن میں سماجی دباؤ، تعلیمی مواقع کی کمی، معاشی مشکلات، اور قانونی پیچیدگیاں شامل ہیں۔ ان مسائل کے حل اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے جامعہ مسجد داتا دربار اور بادشاہی مسجد لاہور جیسے سرکاری ادارے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ ادارے نو مسلموں کو سندِ اسلام جاری کرتے ہیں جس سے انہیں پاکستان کے اسلامی معاشرے میں وہ ایک عزت دار مسلمان کی حیثیت سے زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ ان تمام سہولیات سے بھی فائدہ حاصل کر سکیں جن سے نسلی اور عام مسلمان فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ادارہ حقوق الناس ویلفئر فاؤنڈیشن سینٹر فار نیو مسلمز لاہور، ادارہ بیت السلام ماتلی، نیو مسلم ویلفئر ایسوسی ایشن ٹرسٹ عمر کوٹ چھور کینٹ (اسلام آباد کالونی)، انوار ختم نبوت ٹرسٹ راج گڑھ لاہور، اور النور ریفارمنگ سنٹر اسلام آباد جیسے غیر سرکاری ادارے دینی تعلیم، تربیت، اور معاشی استحکام کے لیے مختلف منصوبے چلاتے ہیں۔ یہ ادارے نو مسلموں کو اسلامی تعلیمات، روزگار کے مواقع، اور ہنر سکھانے کے پروگرامز فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ خود مختار بن سکیں۔ ان کوششوں کے نتیجے میں نو مسلموں کو معاشرتی ہم آہنگی، تعلیمی ترقی، اور معاشی استحکام حاصل ہوتا ہے، جو ان کی نئی زندگی میں استحکام اور بہتری کا باعث بنتا ہے۔ مزید برآں، یہ ادارے نو مسلموں کو سماجی دباؤ اور قانونی پیچیدگیوں سے نمٹنے میں بھی مدد فراہم کرتے ہیں، جس سے وہ معاشرے میں اپنا مقام پیدا کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ان تمام کوششوں کا مقصد نو مسلموں کو ایک مضبوط بنیاد فراہم کرنا ہے تاکہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ایک کامیاب اور پرسکون زندگی گزار سکیں۔

حاصلات وسفارشات:

[1] 14 دسمبر 2023ء، بروز جمعرات، قاری رفیق صاحب، صدرِ ادارہ، سے بالمشافہ گفتگو، دوپہر 11 بجے۔

[2] نور اللہ رشیدی، 10 جون بروز پیر 2023ء بذریعہ whatsapp انٹرویو، رات 10:25 پر۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No2 2024

ایک اسلامی ملک ہونے کے باوجود، بھارت میں جیسے حرا کے قبولِ اسلام کے بدلے میں س پر جبر اور تشدد کیا گیا اور اسے زندہ جلا دیا گیا، پاکستان میں بھی اس سے ملتے جلتے جبر اور تشدد نو مسلموں پر کیے جاتے ہیں ان کو قتل کی دھمکیاں دی جاتی ہیں بلکہ قتل کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں، مقدمات میں الجھایا جاتا ہے، چوری اور اغواء کے مقدمات درج کروائے جاتے ہیں، 18 سال سے کم عمر بچے جو کہ اپنے والدین کے ساتھ اسلام قبول کرلیں تو ان کو مسلمان ہی تصور نہیں کیا جاتا حالانکہ اسلام میں ایسی کوئی پابندی نہیں اور نہ ہی اسلام قبول کرنے میں ایسی کوئی قید ہے۔ پاکستان جیسی خالصتاً اسلامی ریاست میں نو مسلموں پر جبر کیوں؟ خود نبی رحمت ﷺ نے کئی صحابہ کرام کو کم عمری میں ہی اسلام قبول کروادیا تھا۔ لیکن مملکت خداداد "اسلامی جمہوریہ پاکستان" میں 18 سال سے کم عمر افراد کو باقاعدہ قانون سازی کے ذریعے روک دیا گیا ہے۔ جو کہ ایک اسلامی ریاست کے قوانین پر بدنما دھبہ ہے۔ پاکستان میں ریاستی سطح پر محکمہ اوقاف کے زیر نگرانی نو مسلموں کو سندِ اسلام اور تھوڑی بہت سہولیات فراہم کی جاتی ہیں لیکن ان کا دائرہ کا وسیع تر کرنا چاہیئے۔ جن سے نو مسلموں کے معاشی و معاشرتی مسائل کو حل کیا جا سکے۔ ہر نو مسلم کو ہجرت تو کرنا ہی پڑتی ہے۔ اس سلسلے میں اس کو رہائش، خوراک، علاج معالجے اور معاشرتی تحفظ ملنا چاہیئے۔ پاکستان میں نو مسلموں کے معاشی و معاشرتی مسائل کے تحفظ کیلئے ریاستی طور پر کوئی خاص ادارہ تاحال قائم نہیں کیا جا سکا۔ جبکہ ہر صوبے میں نو مسلموں کی فلاح و بہبود کیلئے کم از کم ایک ایک بڑا ادارہ ریاستی طور پر قائم کیا جانا چاہیئے۔ غیر سرکاری سطح پر اگرچہ بہت اچھا کام ہو رہا ہے لیکن ان کو ریاستی سطح پر بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ ریاست کو ان کی ہر طرح معاونت کرنی چاہیئے۔ ریاستی سطح پر فرقہ واریت اور تعصب کا خاتمہ کرنا چاہیئے۔ اسی طرح آج بھی پیدائشی اور نسلی مسلمانوں کو خصوصاً امراء تاجر وغیرہ اور صاحبِ حیثیت لوگوں کو بھی نو مسلموں کی دل کھول کر مدد کرنی چاہیئے۔ یہ ان مسائل کا بہترین حل ہے۔ لہذا مواخاتِ پاکستان قائم کر دینی چاہیئے۔

ریاستی و غیر ریاستی سطح پر، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر ان مسائل کی تشہیر کر کے ان کے حل میں عوام کو شامل کرنا چاہیئے۔ اخبار، رسائل و جرائد میں بھارتی ارمغان رسالہ کی طرح ہر شمارے میں ایک نو مسلم کی روداد کو اچھے انداز میں پیش کرنا چاہیئے تاکہ یہ دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کا باعث بن سکے۔ نو مسلموں اور ان کے بچوں کیلئے ریاستی سطح پر ایسے ریاستی ادارے قائم کیے جائیں جہاں انہیں مفت تعلیم کی سہولیات میسر ہوں۔ ریاستی سطح پر نو مسلموں کو فنی تعلیم دینے کا انتظام بھی کیا جائے تاکہ وہ کوئی ہنر اور فن سیکھ کر اپنی معاشی مشکلات کو آسان بنا سکیں۔ اور حکومت کی طرف سے نو مسلموں کو کاروبار کرنے کیلئے آسان اقساط میں قرضہ جات فراہم کیے جائیں۔ وزارت امور کے زیر نگرانی ایسے ادارے قائم کیے جائیں جو نو مسلموں کو سندِ اسلام دینے کے ساتھ ساتھ ان کے معاشی و معاشرتی مسائل کا حل بھی پیش کریں۔

پیدائشی مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ کھلے دل سے نہ صرف نو مسلموں کو مشرف بہ اسلام ہونے پر خوش آمدید کہیں بلکہ کنوارے ہونے کی صورت میں ان کے رشتے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کیلئے قبول کریں۔ ان کو گھٹیا نہ سمجھیں یہ اللہ کے چنے ہوئے بندے ہیں۔ جن کو اللہ اندھیرے سے نکال کر نور اسلام کی روشنیوں میں لے آتا ہے۔ نہ ہی اپنے نو مسلم داماد یا بہو کی طعنہ دے کر دل آزاری کریں۔ اسلامی معاشرے میں ان کو مصلی، دیندار، چمار، مشرکہ، لعنتی، بے ایمان، بے دین جیسے غیر مناسب ناموں سے نہ بلائیں۔ اور نہ ہی ایسے الفاظ بولیں کہ ان کو کونسا دین کا اتا پتا ہے وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایسے کاموں سے منع فرمایا ہے۔